رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

THE ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے (۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۲ | مورخہ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۹ جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۲۰۳

اذان پر سکھوں اور مسلمانوں کے جھگڑے

باوجود اس کے کہ سکھوں کے ذمہ وار لیڈر اور با اثر اخبارات کئی بار یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ سکھوں کو مساجد کی تعمیر میں مزاحمت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور نہ مسلمانوں کو اذان دینے اور نماز پڑھنے سے روکنا چاہیئے اور باوجود اس کے کہ سکھ ریاستوں کے صدر مقامات میں مساجد موجود ہیں۔ جہاں مسلمان اذانیں دیتے اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ بلکہ مہاراجہ صاحب بہادر کپور تھلہ نے تو تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ کپور تھلہ میں نہایت عالی شان مسجد تعمیر کر کے اور اس کے اخراجات کے لئے جائداد کا مستقل انتظام کر کے مسلمانوں کے حوالہ کر دی ہے۔ اور اس طرح مذہبی رواداری کی نہایت قابل قدر مثال قائم کی ہے۔ مگر پھر بھی آئے دن اس قسم کے افسوسناک واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کہ کسی گاؤں یا قصبہ کے سکھ وہاں کے غریب اور قلیل التعداد مسلمانوں پر نماز پڑھنے یا اذان دینے کی وجہ سے بے حد تشدد کرتے ہیں۔ حتے کہ قتل و خونریزی سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

حال ہی میں تحصیل زیرہ کے ایک گاؤں بنڈالہ کے متعلق اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ وہاں کے چند سکھوں نے ایک مسلمان کو اس جرم کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ کہ وہ مسجد میں اذان دیا کرتا تھا۔ سکھ چونکہ نہیں چاہتے تھے۔ کہ ان کے گاؤں میں کوئی شخص خدا کا نام بلند آواز سے لے سکے۔ اور مسلمانوں کو خدائے واحد کے آگے سر بسجود ہونے۔ اور عبادت کرنے کے لئے بلا سکے۔ اس لئے وہ اس شخص کے سخت دشمن ہو گئے۔ اور آخر ایک دن جبکہ وہ اپنے استعمال کے لئے تھوڑی سی مٹی اکھیڑ رہا تھا۔ چند سکھوں نے اس پر برچھیوں سے حملہ کر کے اس کا خاتمہ کر دیا۔

یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ نہیں۔ اس وقت تک اس قسم کے بیسیوں واقعات ہو چکے ہیں۔ اور آج بھی سکھوں کے کئی دیہات ایسے ہیں۔ جہاں کے مسلمانوں کو اول تو مسجد تعمیر کرنے کی ہی اجازت نہیں۔ اور اگر کسی نہ کسی صورت میں کوئی چھوٹی موٹی مسجد موجود ہے۔ تو اس میں اذان کہنے کی سکھوں کی طرف سے سخت ممانعت ہے۔ حالانکہ نہ تو اذان میں کوئی لفظ ایسا ہے جس سے سکھوں کے کسی عقیدہ پر زد پڑتی ہے۔ اور نہ مسلمانوں کی مساجد میں اس قسم کا شور برپا کیا جاتا ہے۔ جس قسم کا ہندوؤں کے مندروں یا سکھوں کے گوردواروں میں ہوتا ہے جس سے آرام میں خلل پڑنے کا بہانہ بنایا جا سکے۔ اذان عبادت کے لئے بلانے کا آوازہ ہے۔ جس میں خدا تعالٰے کی وحدانیت اس کی قدوسیت۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت او عبدیت کا ذکر ہے۔ اور مسلمان عبادت نہایت خاموشی اور سکون کے ساتھ کرتے ہیں۔

ان حالات میں سکھوں کا اذان اور نماز میں مزاحم ہونا نہایت ہی افسوسناک ہے اور پڑھے لکھے اور معزز سکھوں کے لئے خواہ مخواہ کی بدنامی کا موجب نہیں چاہیئے کہ دیہاتی سکھوں پر اچھی طرح واضح کر دیں کہ مسلمانوں کو ان کے مذہبی فرائض سے روکنا کسی پہلو سے بھی پسندیدہ امر نہیں۔ مسلمان حضرت باوا نانک رحمہ کو خدا تعالٰے کا ولی اور بزرگ سمجھتے۔ اور ان کی بے حد عزت کرتے ہیں۔ سکھوں کے دوسرے بزرگوں کو بھی بنظر تکریم دیکھنا وہ اپنا فرض سمجھتے ہیں پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ سکھ ان کے ساتھ رواداری کا سلوک نہ کریں۔ محض اس لئے کہ بعض دیہات میں سکھ مالکانہ حقوق رکھتے ہیں۔ اور وہاں کے مسلمان ان کے مقابلہ میں پیشہ ور اور قلیل التعداد ہیں۔ ان کے مذہبی فرائض میں مداخلت کرنا صریح زیادتی ہے۔ مسلمانوں کے متعلق بعض سکھ ریاستوں کی رواداری سے دیہاتوں کے سکھوں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں ہم حکومت کے متعلق بھی یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ سکھوں کے دیہات میں آئے دن مسلمانوں کا اذان کہنے یا مسجد تعمیر کرنے کی وجہ سے پٹنا اور قتل ہونا۔ اور بہت سے دیہات میں اپنی عبادت گاہ تعمیر کرنے کی اجازت نہ ہونا۔ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اس بارے میں حکومت کے انتظامی اعضاء بڑی حد تک مفلوج ہو چکے ہیں۔ حکام دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو ان کے مذہبی فرائض سے زبردستی روکا جاتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں ان کو قتل بھی کر دیا جاتا ہے۔ مگر کوئی ایسا انتظام نہیں کرتے۔ کہ اس قسم کے جھگڑے ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں۔ اور پنجاب کی دو اہم قوموں میں ناچاقی اور کشمکش پیدا کرنے والی اس وجہ کا سدباب ہو سکے۔ حالانکہ مسلمان تو چاہتے ہی ہیں۔ کہ یہ روز روز کا جھگڑا مٹ جائے۔ اور ان کے کمزور بھائی امن اور چین سے فریضۂ عبادت بجا لا سکیں۔ اور ہمیں معلوم ہے۔ معزز اور تعلیم یافتہ سکھ اصحاب کی بھی یہی خواہش ہے کہ مسلمانوں اور سکھوں میں اس قسم کا کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو اور وہ اس بارے میں اعلان بھی کرتے رہتے ہیں۔

حکومت کی طرف سے جو کچھ کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب کہیں اذان دینے یا مسجد تعمیر کرنے کی وجہ سے خون خرابہ ہو جاتا ہے۔ تو حکومت مجرمین کو

حضرت امیر المومنین کی تشریف آوری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ آج (۲۸ جون) ۱۰ بجے بذریعہ موٹر پالم پور سے تشریف لائے اور خطبہ جمعہ پڑھا۔ خدا کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے

کے ساتھ رواداری اور حسنِ سلوک کو کام میں لائیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اہم اعلان

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

میں اپنے ایک خطبہ میں اعلان کر چکا ہوں۔ کہ چند اشتہارات موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے عنقریب شائع کئے جائیں گے۔ احباب کو ان کی اشاعت خاص توجہ سے کرنی چاہیئے۔ پوسٹر عمدہ جگہوں پر لگانے چاہئیں۔ اور چھوٹے اشتہار عقل اور سمجھ سے تقسیم کرنے چاہئیں۔ چونکہ جلد یہ سلسلہ شروع ہونے والا ہے۔ میں پھر اس اعلان کے ذریعہ سے جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ فوراً مندرجہ ذیل امور کے متعلق انتظام کریں:۔

۱۔ وہ جلد دفتر تحریک جدید میں اطلاع دیں۔ کہ انہیں کس کس قدر پوسٹروں اور اشتہاروں کی ضرورت ہوا کرے گی:۔

۲۔ ان کی جماعت یا اگر فرد ہے تو وہ فرد کس قدر رقم کے اشتہار قیمت پر منگوانا چاہتا ہے۔ (اشتہار صرف لاگت پر ملیں گے۔ کوئی نفع محکمہ ان سے نہیں لے گا) ہوسکتا ہے۔ کہ اگر ضرورت زیادہ ہو۔ اور جماعت پورے خرچ کی متحمل نہ ہو سکے۔ تو کچھ حصہ قیمت پر وہ کچھ مفت ارسال کیا جائے:۔

۳۔ بنگال، سندھ اور صوبہ سرحدی کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ بنگالی، سندھی اور پشتو میں ان اشتہاروں کے تراجم شائع کرنیکی کوشش کریں۔ اسمیں ایک معقول حد تک دفتر تحریک جدید انکی امداد کریگا۔ مگر فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہونا چاہیئے:۔

۴۔ ہر جماعت یا فرد ان اشتہاروں کے چسپاں کرنے اور تقسیم کرنیکا انتظام فوراً کر چھوڑے۔

۵۔ ہر جماعت یا فرد کو اس امر کا انتظام رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر اشتہار ایسے ہاتھ میں جائے۔ جہاں اسکا فائدہ ہو۔ اور اچھی جگہ پر پوسٹر چسپاں ہوں۔ سارے پوسٹر ایک دن نہ لگائے جائیں۔ کیونکہ بعض شریر دشمن انہیں پھاڑ دیتے ہیں بلکہ دو تین دن میں لگیں۔ تاکہ سب لوگ پڑھ سکیں:۔

۶۔ اشتہاروں کی اشاعت کے بعد جماعت کے افراد ان کے اثر کا اندازہ لگاتے رہا کریں۔ اور مرکز کو اس کی اطلاع دیتے رہا کریں۔ تاکہ آئندہ اشتہاروں میں اس تجربہ سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

۷۔ سب اطلاعات میرے نام یا سکرٹری دفتر تحریک جدید کے نام ہوں۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی۔ امام جماعت احمدیہ)

امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد پر قاتلانہ حملہ کرنیوالے احراری کو سزا

۹ سال قید بامشقت

حکام صوبہ سرحد کا شکریہ

پشاور ۲۷ جون عبدالکریم صاحب حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کرتے ہیں:۔

"جناب قاضی محمد یوسف صاحب پر قاتلانہ حملہ کرنے والے احراری عبدالعزیز کو آج زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند سات سال اور زیر دفعہ ۱۹ آرمز ایکٹ دو سال قید بامشقت کا حکم سنایا گیا۔ جماعت احمدیہ پشاور تمام افسران متعلقہ کی برطانوی انصاف کی روایات کو برقرار رکھنے کے لئے تہ دل سے ممنون ہے":۔

احراری مجرم کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے صوبہ سرحد کے جن حکام نے فرض شناسی اور معدلت گستری کا ثبوت دیا ہے۔ وہ فی الواقعہ ہر شریف امن پسند اور قانون کا احترام کرنے والے انسان کے نزدیک قابل شکریہ ہیں:۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۴ جون سے ۲۷ جون ۱۹۳۵ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱	محمد رحیم الدین صاحب	حیدرآباد دکن	۸	رحیم بی بی صاحبہ	گوجرانوالہ
۲	عنایت اللہ صاحب	ضلع گورداسپور	۹	عبدالساکین صاحب	ضلع مونگھیر
۳	رحمت بی بی صاحبہ	ضلع شاہ پور	۱۰	رقیہ بی بی صاحبہ	ضلع منٹگمری
۴	علی محمد صاحب	ضلع امرتسر	۱۱	سردار بیگم صاحبہ	سندھ
۵	رحمت الٰہی صاحب	ضلع گجرات	۱۲	حسن بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۶	رسول خان صاحب	ضلع میسور	۱۳	شریفاں بی بی صاحبہ	"
۷	محمد حنیف صاحب	لاہور			

دجّال اور اُس کے قتل سے کیا مُراد ہے؟

اخبار "احسان" کے ایک اعتراض کا جواب

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث صحیحہ میں آخری زمانہ کے متعلق امتِ محمّدیہ کو جو خبریں دیں۔ ان میں سے ایک مشہور خبر خروجِ دجال اور اس کے قتل کی بھی ہے۔ جسے مسیح موعود کے زمانہ کی ایک بہت بڑی علامت قرار دیا گیا ہے۔ آج کل احرار کی طرف سے جماعت احمدیہ پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دجال کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ صحیح نہیں۔ چنانچہ "احسان" نے اپنی ایک گزشتہ اشاعت میں اس اعتراض کو یُوں دُہرایا ہے

"حضرت عیسےٰ علیہ السلام جن کے متعلق مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ وُہ دجال کو قتل۔ اور اس کے فتنہ کا استیصال فرمائیں گے۔ فوت ہو چکے لہٰذا وُہ بھی نہیں آسکتے۔ اس ابن مریم کی جگہ قادیان کا ابن چراغ بی بی آگیا۔ اور اس نے دجال کو اس کی اطاعت اپنے پیرووں پر فرض قرار دے کر قتل بھی کر دیا"۔ وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق چونکہ "احسان" کے فرسودہ اعتراضات کا ایسا کافی جواب دیا جا چکا ہے۔ کہ وُہ اس کے خلاف ایک لفظ بھی لکھنے کی جُرأت نہیں کر سکا۔ اس لئے اس مضمون میں صرف دجال کی حقیقت پر کچھ روشنی ڈالی جاتی۔ اور یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ اس ضمن میں جماعت احمدیہ جو عقیدہ رکھتی ہے۔ وُہی درست ہے۔

۱۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہُوئے ایک حدیث میں فرمایا ہے فمن ادرکہٗ منکم فلیقرأ علیہ فواتح سورۃ الکھف فانھا جوارکم من فتنتہ یعنی جو شخص تم میں سے دجال کو پائے۔ اسے چاہیئے۔ کہ سورۂ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے کیونکہ یہ آیتیں اس کے فتنہ سے بچائینگی۔ یہ حدیث درحقیقت دجال کا پتہ لگانے اور اس کے فتنے سے بچنے کا ایک قابلِ قدر نسخہ ہے۔ کیونکہ اس حدیث کے ماتحت سورہ کہف کی ابتدائی آیات میں سے ایک آیت یہ ہے۔ و ینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولدا ما لھم بہ من علمٍ و لا لاٰبائھم کبرت کلمۃً تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔ یعنی تُو اُن لوگوں کو ڈرا۔ جو کہتے ہیں۔ کہ اللہ کا بیٹا ہے۔ اس بات کا نہ انہیں علم ہے۔ اور نہ ان کے باپ دادوں کو۔ یہ بہت گناہ کی بات ہے جو ان کے مونہہ سے نکل رہی ہے۔ ان آیات میں صریح طور پر حضرت مسیح کی ابنیت کے مسئلہ کی پُرزور تردید کی گئی۔ اور ان لوگوں کو جھوٹا کہا گیا ہے۔ جو ان کو خدا تعالےٰ کا بیٹا کہتے ہیں چونکہ ان آیات کا پڑھنا دجال کے فتنہ سے بچنے کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یقینی علاج قرار دیا ہے۔ اس لئے ثابت ہُوا۔ کہ دجال وُہ ہوگا۔ جو لوگوں کو اس امر کی دعوت دے گا۔ کہ وُہ حضرت مسیح ناصری کو خدا کا بیٹا تسلیم کریں۔ اس مفہوم کو ہم ان الفاظ میں بھی ادا کر سکتے ہیں۔ کہ دجال ان پادریوں کا نام ہے۔ جو حضرت مسیح ناصری کو ابن اللہ کہتے اور چاہتے ہیں۔ کہ کل دُنیا یہ عقیدہ اختیار کر لے۔

۲۔ پھر دجال کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور حدیث میں فرمایا ہے۔ ما بین خلق اٰدم الیٰ قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال۔ یعنی آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک دجال سے بڑھ کر اور کوئی فتنہ نہیں ہوگا۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ دجال عیسائی پادریوں کا نام ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتنۂ دجال کو سب سے بڑا فتنہ قرار دیا ہے اور قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان پادریوں کا فتنہ سب سے بڑا فتنہ ہوگا۔ جو حضرت مسیح ناصری کو ابن اللہ کہتے ہیں۔ جیسا کہ آتا ہے۔ تکاد السمٰوٰت یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ھدا۔ ان دعوا للرحمٰن ولدا۔ یعنی قریب ہے کہ آسمان پھٹ پھٹ پڑیں۔ زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں۔ اس وجہ سے کہ عیسائی کہتے ہیں مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دجال کو سب سے بڑا فتنہ قرار دینا۔ اور قرآن مجید کا پادریوں کے ابنیت مسیح کے عقیدہ کو سب سے بڑا فتنہ کہنا۔ اور اس کا نتیجہ زمین و آسمان کا پھٹنا۔ اور پہاڑوں کا گرنا بتانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ درحقیقت پادری ہی دجال ہیں۔

۳۔ دجال کی نسبت لکھا ہے۔ وُہ کل دُنیا پر پھر جائیگا۔ مگر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکیگا۔ یہ علامت بھی عیسائی پادریوں پر چسپاں ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کے خروج سے پہلے سفر کے وُہ ذرائع موجود نہ تھے۔ جو آج کل پائے جاتے ہیں۔ عیسائی ہی ہیں۔ جنہوں نے ایسی سواریاں ایجاد کیں۔ جن کے ذریعہ وُہ ہوا کی طرح ساری دُنیا پر پھیل گئے۔ اور جو مسافتیں پہلے مہینوں میں طے ہُوا کرتی تھیں وُہ دنوں اور گھنٹوں میں طے ہونے لگیں۔ مگر باوجود اس کے کہ پادریوں نے ہر جگہ اپنے مشن قائم کر دیئے اسلام کے مقدس مقامات میں خدا تعالےٰ نے ان کو قدم رکھنے کا موقعہ نہیں دیا۔ یہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے جس نے انہیں روکا۔ ورنہ انسانی طاقت سے یہ کہاں ممکن تھا۔

۴۔ دجال کی ایک اور علامت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ اس کا ایسا گدھا ہوگا۔ جو اس طرح چلیگا جیسے تیز ہوا سے بادل۔ درحقیقت ان الفاظ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا۔ کہ وُہ سواری کوئی زندہ جانور نہیں ہوگی بلکہ ایک ایسی چیز ہوگی۔ جو ہوا کے زور سے چلے گی۔ پس وُہ سواری ریل گاڑی ہے۔ جو دخان کے زور سے چلتی ہے

۵۔ دجال کی نسبت احادیث میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ وُہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ دجال کی اس نابینائی سے مراد وہی نابینائی ہے جس کا اس آیت کریمہ میں ذکر آتا ہے۔ کہ من کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ یعنی جو شخص اس دُنیا میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔ جس طرح یہاں نابینائی سے مراد روحانی نابینائی ہے۔ اسی طرح دجال کے متعلق جو یہ کہا گیا ہے۔ کہ وُہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا تو اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ وُہ روحانیت اور مذہب کے پہلو کے لحاظ سے اندھا ہوگا۔ کیونکہ دائیں آنکھ سے کانا ہونا دین کے لحاظ سے ناقص ہونا ہے۔

۶۔ دجال کے متعلق یہ بھی لکھا ہے۔ کہ زمین اس کے حکم سے اپنے خزانے باہر پھینکے گی۔ اور بادل اس کے حکم سے بارش برسائیں گے بظاہر اس سے یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ دجال کو خدائی طاقتیں تفویض کر دی جائیں گی۔ مگر چونکہ خدا تعالےٰ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ دجال اپنی کوششوں میں کامیاب ہوگا۔ اور خدا تعالےٰ تقدیر اس کی تدبیر کے مطابق کر دے گا۔ جس امر کو وُہ ہاتھ میں لیگا۔ اس میں اسے کامیابی ہوگی۔ پانی بھی اس کا حکم مانے گا۔ اور آگ بھی۔ ان علامات کی سچائی آج کھل چکی ہے۔ کیونکہ آگ اور پانی کو مسخر کر کے عیسائی ایسے کام کر رہے ہیں۔ جو ان سے پہلے کسی نے نہیں کئے

۷۔ دجال کے متعلق یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اس کے ساتھ بہشت اور دوزخ ہوگا۔ بہشت سے مراد وُہ نئے نئے اسباب تنعم ہیں۔ جو ان لوگوں نے ایجاد کئے۔ اور دوزخ سے مراد وہ آلاتِ حرب اور سامان جنگ ہے۔ جو ان کے پاس ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان بیان فرمودہ علامات سے ظاہر ہے۔ کہ دجال سے مراد وُہ عیسائی پادری ہیں۔ جو عیسائیت کی اشاعت کے لئے سرگرم عمل اور دُنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور اس کے قتل سے مراد ان کے زہر کا ازالہ اور الوہیت مسیح کا بطلان ہے۔ نہ یہ کہ تلوار سے قتل کرنا۔ موجودہ زمانہ میں یہ تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔ دجال ظاہر ہُوا۔ اور اس نے ہزاروں فرزندانِ توحید کو اپنے دام میں پھنسا لیا۔ وُہ نکلا۔ اور اس نے دیکھتے ہی دیکھتے عیسائیت کا سکہ لوگوں کے قلوب پر بٹھا دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی خدا تعالےٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اُس مسیح موعود کو بھی بھیجا۔ جس کا آنا فتنۂ دجال کے استیصال کے لئے ضروری تھا۔ چنانچہ وُہ آیا۔ اور اس نے فتنۂ دجال کی ادلہ و براہین سے ایسی سرکوبی کی۔ کہ آج کوئی عیسائی پادری یہ ہمت نہیں رکھتا۔ کہ جماعت احمدیہ کے سامنے آسکے یہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کی مقدس جماعت کی راستی کا ایسا بین ثبوت ہے جس سے کوئی

زمانۂ حاضرہ کا مُردہ مسلمان

از عبد الرؤف خان صاحب ساگری بی۔اے لاہور

پچھلے دنوں پیکو آرٹ لمیٹڈ کے منیجر صاحب نے "سُنی دنیا کیوں مردہ ہوگئی" کے عنوان پر بہترین مضمون لکھنے والے کے لئے پچاس روپے کے انعام کا اعلان کیا۔ چونکہ یہ انعام محض ایک محدود فرقہ کے زوال و انحطاط پر مرثیہ خوانی کے لئے دعوت تھی۔ اس لئے مناسب نہ سمجھا گیا۔ کہ اس کے لئے کسی قسم کی دماغ سوزی کی جائے۔ سُنی دنیا "جزو" ہے ایک "کل" کا جسے دنیا مسلمان کے نام سے منسوب کرتی ہے۔ کسی جزو کے کالعدم ہونے پر اس حالت میں نوحہ خوانی روا رکھی جا سکتی ہے جبکہ "کل" ماسوا اس "جزو" کے اپنی اجتماعی حالت کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی زندگی کا سکہ غیروں پر بٹھا رہا ہو۔ لیکن جب شومئے اعمال سے "کل" ہی بستر مرگ پر دم توڑ رہا ہو۔ تو ہمارے نزدیک مستحسن یہی ہے۔ کہ ایسے انعامی مضامین کے لئے دعوت دی جائے۔ جس میں بہ تفصیل ان اسباب اور وجوہات کا ذکر کیا جائے۔ جو اس "کل" کے زوال کا باعث ہوئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کا ردعمل بھی تجویز کیا جائے سُنی دنیا کی زبوں حالی پر ہم اس حالت میں ماتم گسار ہوتے۔ جب ہمیں باقی مسلمانوں کی حالت من حیث القوم کسی قدر تسلی بخش نظر آتی۔ لیکن یہاں تو معاملہ ہی اور ہے۔ ہم تمام مسلمانوں کو روئیں یا سُنی دنیا کو آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے تخیل کو فرقہ وارانہ حد بندیوں کی پستی سے نکال کر اسلام اور ملت اسلامیہ کی بلند ترین چوٹی پر پہنچا دیا ہے۔ اب ہمارے پیش نظر کوئی محدود فرقہ نہیں۔ بلکہ ہماری نظریں مذہب کی وسیع ترین دنیا پر لگی ہوئی ہیں۔ اور یہی جذبات اس امر کے متحرک ہوئے۔ کہ ہم موجودہ مسلمانوں کے مرض کی صحیح صحیح تشخیص کریں۔ اور ایک ایسا مجرب و آزمودہ نسخہ پیش کریں۔ جو ان کے لئے تریاق ثابت ہو۔

مسلمان کہنے کو تو کہیں گے کہ کیوں صاحب ہماری حالت خدانخواستہ کیوں مخدوش ہونے لگی آج ہم دنیا کے کچھ نہ کچھ حصہ پر حکمران ہیں دنیا کی کل آبادی کا ایک چوتھائی حصہ ہیں۔ ہم میں لیڈروں کی اس قدر افراط ہے۔ کہ ایک اینٹ اٹھاؤ تو دس دس نکل رہے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ جس قوم کی راہنمائی کا کام مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری کو تفویض کیا جا چکا ہو۔ اسے پھر ڈر کاہے کا۔ پھر جس قوم کے عالی دماغ لمبے چوڑے دعوے کرنے پر قدرت رکھتے ہوں اسے مردہ کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ لیکن یاد رکھو مسلمانوں کی آشفتہ حالی کا سد باب مسلمانوں کے سواد اعظم مسلم حکومتوں کی موجودگی کسی بخاری یا لدھانوی کی پاسبانی یا لمبے چوڑے اعلانوں یا ہنگامہ خیز تقاریر پر منحصر نہیں۔ بلکہ اس گراوٹ کا علاج کچھ اور ہی ہے۔

یوں تو تم میں علماء بھی ہیں۔ فلاسفر بھی ہیں اور شاعر بھی۔ جن کے حیطۂ دماغ میں سب کچھ سما سکتا ہے۔ لیکن خدا معلوم ان پر اسلام کے زوال کے صحیح اسباب کی حقیقت کیوں نہیں کھلتی۔ ان میں سے جو درد و کرب کی حالت میں بے تاب ہو کر اٹھتا ہے۔ وہ یہی کہتا ہے۔ کہ امکان نبوت کے بدعقیدہ (نعوذ باللہ) نے وحدت ملی کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ اور احمدیت ان کی مصیبتوں کا باعث ہے۔ ان لوگوں کو علمیت کا تو بڑا دعویٰ ہے۔ لیکن ان میں سے کوئی اتنا تو بتائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مسلمانوں کی بنیادیں دنیا کے کونے گوشے میں مستحکم تھیں۔ کیا ۱۸۸۹ء سے پیشتر مسلمانوں کو سر چھپانے کے لئے کوئی جگہ میسر تھی؟ اس وقت تو نام نہاد مسلمانوں کا شیرازہ ملی یوں بکھرا ہوا تھا جیسے کھیت میں آندھی سے بکھرا ہوا خرمن۔ کیا بقول مولانا شبلی مسلمانوں کی قبائے سلطنت کے پُرزے فلک نے اڑا نہ دیئے تھے۔ اس وقت ایران کی بے دست و پائی۔ اور ٹرکی کی بے چارگی یونان کی یورش روس کے جارحانہ اقدام اور ہندوستان میں انگریز کا غلبہ مسلمانوں کو خون کے آنسو نہ رلا رہا تھا۔ کیا اس وقت اسلامی دنیا صحیح معنوں میں ظھر الفساد فی البر والبحر کی مصداق نہ تھی۔ پھر اس وقت کونسا امکان نبوت کا عقیدہ رائج تھا۔ اور کونسا احمدیہ فرقہ دنیا میں موجود تھا

تم ایسے احسان فراموش دنیا میں بہت کم ہونگے۔ تم اس انسان کے پیرؤں کے خلاف برسرپیکار ہو۔ جو "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد" کی بشارت عظمیٰ تمہارے لئے لایا۔ لیکن تم نے اسے اور اس کی جماعت کو دشمن محمدیاں سمجھ لیا۔ اور برسرپیکار ہو گئے۔

کسی قوم کی زندگی کے استحکام و استقلال کے لئے چند اجزائے ترکیبی لازمی و لابدی ہوا کرتے ہیں۔ اگر وہ مسلمانوں میں موجود ہیں۔ تو بے شک سُنی دنیا کے لاشہ پر سینہ کوبی کر لو۔ لیکن اگر تم میں ان اجزا کا فقدان ہے۔ تو اسلام کی خبر لو۔ چھوڑ دو سُنی دنیا کو۔ اسے مرنے دو۔ کیونکہ اسلام کا مریض ناتواں تمہاری مدد کا محتاج ہے للہ اس کی تیمارداری کرو۔

وحدت ملی کے لئے ضروری ہے۔ کہ قوم کا ایک مرکز ہو۔ اس کا ایک بیت المال ہو۔ اس کے سلاطین تن آساں نہ ہوں۔ اس کے لیڈروں کی اخلاقی حالت بلند ہو۔ اس کے افراد خوشحال ہوں۔ وہ باہمی اخوت و محبت کے وصف سے متصف ہوں۔ اس قوم میں تعلیم عام ہو۔ اس کی پستیوں پر نظر نہ ہو۔ بلکہ بلندی سرفرازی اس کا مقصد اولیٰ ہو۔

مرکزیت کے متعلق عرض ہے کہ یہ اسلام میں خصوصیت ہے۔ کہ اس کے دو مرکز ہیں۔ ایک شخصی اور دوسرا مقامی۔ لیکن ذرا گریبان میں مونہہ ڈال کر دیکھو ان اجزائے ترکیبی میں سے کوئی بھی تم میں موجود ہے۔ شخصی مرکز خلیفہ کا وجود ہوا کرتا تھا لیکن ذرا بتاؤ تو سہی وہ مرکز گیا کدھر۔ اسے زمین نگل گئی۔ یا آسمان کھا گیا۔ اس کے بعد دوسرا مرکز مقامی تھا۔ تم خوش ہو کہ کعبۃ اللہ محفوظ ہے۔ لیکن ذرا سینہ پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ تو سہی کیا اب تمہارے بادشاہ اور لیڈروں کا مرکز مکہ ہے یا جنیوا۔ تمہارے کسی سلطان کو چھینک بھی آتی ہے۔ تو جنیوا پہنچتا ہے۔ دو مسلمان سلاطین کی آپس میں چپقلش ہوتی ہے۔ تو برکت ڈھونڈنے اور بشارت حاصل کرنے کے لئے کعبہ کا کوئی رُخ نہیں کرتا۔ بلکہ مغربی مجلس بین الاقوام میں دونوں فریادی ہوتے ہیں۔ اتحاد ملی ان میں نہیں ایک دوسرے پر اعتماد نہیں۔ اگر ایک دوسرے پر اعتماد ہو۔ تو لیگ کا دروازہ کھٹکھٹانے کی نوبت ہی کیوں آئے۔ ہر ایک کی اب یہی خواہش ہے۔ کہ وہی اور صرف وہی مغربیوں کا منظور نظر بن جائے۔ تمہارے تو سلاطین تک مغرب والوں کے ٹوڈی ہیں۔ پھر تم احمدیوں پر یہ الزام کس مونہہ سے لگاتے ہو۔ بے شک کعبہ اسلام کا مرکزی مقام موجود ہے۔ لیکن مسلمانوں میں سے کون ہے۔ جو اس سے مستفیض ہو رہا ہے۔ مقامی مرکز کا یہ حال ہے شخصی مرکز کی قبا یار لوگوں نے پھاڑ دی۔ غرضیکہ مرکز سے بالکل محروم ہو گئے۔ اسلامی ممالک کے سلاطین مسلمان کہلاتے ہیں۔ لیکن ان میں سے کتنے ہیں۔ جو تبلیغ اسلام کی تڑپ اپنے سینے میں رکھتے ہیں۔ امریکہ کے عیسائی تاجروں کو دیکھئے بعض اپنے چندہ کے ذریعہ ساری دنیا میں عیسائیت کی تبلیغ کا جال بچھا رکھا ہے۔ لیکن مسلمان بادشاہوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں۔ جو ایک مبلغ ہی یورپ میں تبلیغ کے لئے بھیج سکا ہو۔ ان میں کونسا ماں کا لال ہے۔ جو اسلام کے وقار اور عزت کے لئے تاج و تخت قربان کرنے کو تیار ہے۔ روضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر گولیاں چلتی ہیں۔ حرم کو ناپاک کیا جاتا ہے۔ مکہ کی گلیوں میں شراب کی بھٹیاں کھولی جاتی ہیں۔ لیکن اتنا تو بتایا جائے۔ وہ کونسا سلطان تھا جس نے اس کے خلاف کوئی مؤثر کارروائی کی۔ عام مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے کہ بیرون ہند کے مسلمانوں کی فاقہ مستی زبان زد خاص و عام ہے اور ہندوستان کے مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ ہندی مسلمانوں نے برادران وطن کا ڈیڑھ ارب روپیہ قرض دینا ہے۔ سود اس کے علاوہ ہے۔ گویا ہر مسلم بچہ جب پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ پیدائش کے ساتھ ہی اپنے آپکو پچاس روپیہ اصل مع سود کا مقروض پاتا ہے۔

اب بیت المال کا حال سن لیجئے۔ یہ ادارہ اسلام نے اس لئے قائم رکھا تھا۔ کہ اس سے غرباء کی ضروریات پوری کی جائیں۔ اور تبلیغ اسلام پر اس کی آمدنی صرف کی جائے۔ لیکن مسلمان لیڈروں کی یہ حالت ہے۔ کہ بڑے بڑے مقاصد لیکر اٹھتے ہیں۔ گذشتہ را صلوٰۃ و آئندہ را احتیاط کے مسلک پر بیت المال کا کام شروع کرتے ہیں۔ لیکن جس کے نام جو کچھ آتا ہے وہی غائب غلہ ہو جاتا ہے۔ حجاز ریلوے کے نام پر چندہ اکٹھا کیا جاتا ہے۔ تو لاہور میں ایک عظیم الشان بلڈنگ کھڑی کر لی جاتی ہے۔ طرابلس کے لئے چندہ جمع کیا جاتا ہے۔ تو اپنے اخبار کی اشاعت کی توسیع اور ولایت کی سیاحت میں صرف کر کے ہاتھ خالی واپس آ جاتا ہے۔ خلافت کی تحریک جاری ہوتی ہے۔ تو پھر بیت المال کی سوجھتی ہے۔ مفلوک الحال اور مقروض مسلمان اپنا پیٹ کاٹ کاٹ کر دیتے ہیں۔ مگر "ساملز" کھول لی جاتی ہیں

ایک لیڈر بر ہما جاتا ہے۔ ہندوستانیوں کی تعلیم کے لئے مسلمان سیٹھوں کے آگے ناک رگڑتا ہے۔ بیالیس ہزار روپیہ لاتا ہے۔ لیکن بمبئی پہونچنے سے پیشتر راستے میں ہی بغیر ڈکار لئے ہضم کر جاتا ہے۔ احراریوں کے متعلق سن لیجئے۔ کشمیر مہم جاری کی جاتی ہے۔ غربا کو جیل کی سیر کرائی جاتی ہے پٹوایا جاتا ہے۔ سینکڑوں خاندانوں کو تباہ کیا جاتا ہے۔ صدہا قوم کے معصوموں کا مستقبل خراب کیا جاتا ہے۔ لیکن سات لاکھ روپیہ باداجان کی جاگیر سمجھکر یوں غائب کیا جاتا ہے۔ جیسے کسی مسلمان نے انہیں ایک پھوٹی کوڑی تک نہیں دی۔ اب کوئٹہ میں زلزلہ آیا۔ تو جھٹ پناہ گزینوں کے لئے احرار کیمپ لگا دیا بظاہر ایک ہی کیمپ دکھائی دیتا ہے۔ لیکن دراصل دو کیمپ تھے۔ ایک باغ دہلی دروازہ میں اور دوسرا مسجد شاہ محمد غوث کے سامنے والی بیٹھک میں۔ اگر ایک میں کوئٹہ کے مجروحین ہیں۔ تو دوسرے میں وُہ ہٹے کٹے براجمان ہیں۔ جن کے "قلب" زلزلہ کوئٹہ کے باعث مجروح ہو چکے ہیں۔ اگر آپ احرار بلیٹین کا ناقدانہ مطالعہ کریں۔ تو حیرت ہوگی۔ کہ آخر یہ پلاؤ زردہ متنجن۔ بریانی روغن جوش قورمہ کی بے شمار دیگیں جو سادہ لوح مسلمان غربار کے لئے روزانہ لا رہے ہیں۔ جاتی کہاں ہیں ساٹھ مجروحین یا اس سے کچھ زیادہ یا کچھ کم کوئی چٹ تھوڑے ہیں۔ جو سب کچھ کھا جاتے ہیں۔ انہیں تو مصیبت کے مارے بھوک ہی نہیں لگتی۔ جن کی آنکھوں کے سامنے ان کے اعزا و اقارب طرفۃ العین میں اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ اور ان مصیبت زدوں کو تنہا چھوڑ گئے۔ انہیں کھانا پینا خاک سوجھتا ہے۔ بات دراصل یہ ہے۔ کہ یہ تمام کھانا اس بیٹھک میں اترے ہوئے بڑی بڑی توندوں والے "خانماں برباد" جن کے قلب صدمہ زلزلہ سے زخمی ہو چکے ہیں۔ ان کے دوزخِ شکم کا ایندھن بنتا رہا۔ انہیں جتنے کپڑے مل رہے ہیں۔ جتنا روپیہ آرہا ہے۔ سب "نذر پنجتن" ہی ہو رہا ہے۔ کونسا حساب پہلے دیا جو اب دینگے۔ اس بیت المال کا حساب تو یوم الحساب کو ہی ملے گا۔

تعلیم کے متعلق عرض ہے۔ کہ خدا بھلا کرے سرسید کا۔ بیچارے کچھ قوم کا درد رکھتے تھے

انہوں نے ملانوں کی مخالفت کا مقابلہ کر کے اور جرأت سے کام لیکر تعلیم کو کسی قدر فروغ دیا۔ ورنہ اسلامی ہندوستان کی جو تعلیمی حالت ہے۔ اسے دیکھکر تو بے ساختہ رونا آتا ہے۔ یہ تعلیم کے فقدان کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ عام مسلمانوں کی ہر حرکت سے وحشت کا اظہار ہو رہا ہے۔

لیڈروں کی اخلاقی حالت کو دیکھنا ہو۔ تو "سیاست" کے فائل موجود ہیں۔ اس کے بعد باہمی محبت و اخوت ہے۔ اس کے مظاہرے آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ ہر زبردست چاہتا ہے۔ کہ زیردست کو نگل لوں۔ ہر مسلم اکثریت ہر مسلم اقلیت کو ہڑپ کرنے کے لئے بے تاب ہے۔

اب غور فرمائیے۔ کیا وحدتِ ملی اور حیاتِ ملی کے دعوے داروں کے یہی لچھن ہوا کرتے ہیں۔ یہ اجزائے ترکیبی تھے۔ جو تمہاری قومی بقا کے لئے ضروری تھے۔ تم ان سے محروم ہو۔ تم خود اپنی کرتوتوں سے شجر اسلام پر ضرب کاری لگا رہے ہو۔ اور ساتھ ہی ساتھ کہہ رہے ہو۔ کہ اسلام محفوظ تو ہے۔ لیکن اسے صرف امکانِ نبوت کے مسئلہ سے خدشہ ہے۔ جو احمدیت پیش کرتی ہے۔ تم لوگوں کے تو تجربات و مشاہدات ہم سے کہیں زیادہ ہیں۔ تمہارا مطالعہ وسیع ہے۔ دراصل تم خائف اس لئے نہیں۔ کہ احمدیت باطل ہے۔ بلکہ اسی لئے ہو۔ کہ احمدیت صحیح اسلام ہے۔ تمہیں فکر یہ ہے کہ جب یہ اسلام ساری دنیا پر چھا گیا۔ تو تم ایسے پیکرانِ رعونت کے لئے آستانۂ احمدیت پر گردنیں جھکائے بغیر کوئی چارہ نہ ہوگا۔ لیکن تم خوف مت کرو۔ اسلام کے دوبارہ غلبہ کے وقت فتح مکہ کے منظر کا اعادہ کیا جائیگا وہ دن امن کا دن ہوگا۔ اس دن لاتثریب علیکم الیوم کا اعلان کیا جائیگا کیونکہ جس انسان کی آج انتہائی مخالفت کی جارہی اور جس کے خلاف بے حد بدزبانی کی جارہی ہے وہی ہمیں سکھا گیا ہے ؎

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوئے حبِّ پیمبرم

یہ تو ہے مرض کی تشخیص۔ اب اس کا علاج پیش کیا جاتا ہے۔

مسلمانوں کی اس عبرتناک حالت پر ترس کھا کر خدا تعالٰے نے اس زمانۂ ظلمت میں اپنا نور اس سرزمین میں اتارا۔ جدھر سے رسول عربی فداہ ابی و امی کو بادِ خنک کے جھونکے آیا کرتے تھے۔ خدا کی قسم یہ انسان اسی انسانیت کے سرتاج کا غلام تھا۔ اسی پیغام کی تجدید کے لئے آیا۔ جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر فاران پر طلوع ہونے والا شمس لیکر آیا تھا۔ اس کے کانوں نے وہی آواز سُنی۔ جو حرا میں پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے سُنی تھی۔ افسوس! جس کی راہ تکتے تکتے آنکھیں پتھرا گئی تھیں۔ آج جب وُہ آیا۔ تو وہی اس کے درپے آزار ہو گئے جو زیادہ بے تابی سے منتظر تھے۔ وہ نسخہ کیمیا جو مدت سے ہم بھول چکے تھے۔ اس نے آکر یاد دلایا۔ خوش قسمت ہیں۔ وُہ جنہوں نے قبول کیا۔ یہ خدا کی دین ہے۔ جسے چاہے دے۔ اور جسے چاہے محروم رکھے۔

آج ہمارا پیارا امام ہمارا شخصی مرکز ہے مقامی مرکز ہمارا کعبہ ہے۔ لیکن قادیان کو اسی مقامی مرکز کی حفاظت کے لئے سربکف مجاہدوں کی تربیت کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ تاکہ اسی فضا میں ناموسِ اسلام اور کعبۃ اللہ کی حقیقی حفاظت کے لئے ایک ایسی جمعیت تیار کی جائے۔ جو زمانہ مستقبل میں کعبہ کی صحیح طور پر محافظ ثابت ہو۔ آج خدا کے فضل سے ہم میں وہ تمام باتیں موجود ہیں۔ جو ترقی کرنے والی جماعت کے لئے ضروری ہیں۔ گو ابھی نہایت چھوٹے پیمانہ پر ہیں۔ ہمارا بیت المال ہے۔ جس سے تبلیغِ اسلام پر خرچ کیا جاتا ہے۔ ہمارا ہر فرد تبلیغ کے لئے بیتاب ہے۔ ہم میں پچانوے فیصدی تعلیم یافتہ ہیں۔ ہمارے مشاہیر کی زندگی دوسروں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ ہماری باہمی اخوت و محبت ضرب المثل ہے۔ ہماری نظر نشیب کی طرف نہیں۔ ہمارے پاکیزہ مقاصد کی بلندی کے سامنے رفعتِ ہمالہ کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ پس جبکہ احمدیت زندہ اسلام پیش کر رہی ہے۔ تو پھر مردہ اور زنگ آلودہ اسلام سے کیا فائدہ۔ اگر وحدتِ ملی اور حیاتِ ملی کے لئے سچی تڑپ رکھتے ہو۔ تو حقیقی اسلام قبول کرو۔ اگر کعبہ کی حفاظت کے لئے بے قراری کا اظہار کر رہے ہو۔ تو احمدیت قبول کرو۔ کوئٹہ کے حادثہ نے دُنیا کی بے ثباتی پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ زندگی پانی کا بلبلہ ہے۔ معلوم کس وقت ٹوٹ جائے۔

آؤ اگر دین و دُنیا سنوارنا چاہتے
تو اس آزمودہ نسخہ پر عمل کرو۔

میسور میں احمدیوں کے خلاف مخالفین کی شرارتیں

۳ر جون کی شام کو میسور میں مخالفین نے ایک جلسہ کیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی گئیں۔ ہم نے اس موقعہ پر ایک اشتہار "اظہارِ حق" شائع کیا۔ اگرچہ اسکی اشاعت میں بیحد دشواریاں تھیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کا فضل ہوا۔ اور ایک پریس نے اس کے چھاپنے پر اظہار آمادگی کیا۔ اگرچہ مخالفین نے پریس والے کو دھمکیاں دیں لیکن اس نے ان کی پرواہ نہ کی۔ ہمارے اشتہار لوگوں نے خاموشی سے لئے۔ لیکن ایک مقام پر ایک شخص نے کئی ایک دکانوں پر سے اشتہار جمع کر کے ہمیں واپس کر دیئے۔ اور گالیاں دیتے ہوئے کہا اگر دوبارہ تم اس طرف آؤ گے تو تمہاری ہڈیاں توڑ دونگا۔ ہم نے نہایت خندہ پیشانی سے اس کی گالیاں سُنیں اور خاموشی سے آگے اشتہار تقسیم کرتے ہوئے چلے گئے۔ ایک دوسرے مقام پر بھی ایک شخص نے شرارت کرنی چاہی لیکن اس میں اسے کامیابی نہ ہوئی۔ ایک احمدی دوست ڈاکٹر محمد حسین صاحب رات کے ۹ بجے اپنے مکان کو واپس جا رہے تھے۔ کہ ان کا ایک دوست آیا۔ اور اطلاع دی۔ کہ انکے محلہ کے بعض شریروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ رات جب ڈاکٹر صاحب واپس آئیں۔ تو انہیں خوب زدوکوب کیا جائے۔ اور ان پر نجاست ڈالی جائے کیونکہ وُہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کا ایک ہموطن "قادیانی لٹریچر" تقسیم کرے۔ چنانچہ بیس پچیس آدمی انکے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ نجاست کے متعلق معلوم ہوا۔ کہ ایک شخص ایک اجڑے ہوئے مقام سے جمع کرنے کیلئے گیا۔ وہاں سے ایک سانپ نکلا۔ قریب تھا۔ کہ وہ اس کو ڈس لیتا۔ لیکن وُہ شخص بھاگ آیا۔ پھر کسی اور جگہ سے کافی نجاست جمع کی گئی۔ اگرچہ ڈاکٹر صاحب اپنے مکان کو جانا چاہتے تھے۔ لیکن ہم نے انکو رات اپنے ہاں روک رکھا۔ دشمن ڈاکٹر صاحب کا انتظار گیارہ بجے رات تک کرتے رہے۔ لیکن جب وہ ناامید ہو گئے۔ تو انہوں

انقلاب "احسان" اور "زمیندار"

مصیبت زدگان کوئٹہ کی آڑ میں احراریوں نے جو مال مفت حاصل کیا۔ اور جس [illegible] اخبارات کو خصوصیت سے حصہ دار بنا کر اپنا خاص ڈھنڈورچی بنا لیا تھا۔ اس کا ذکر اخبار "سیاست" اور "زمیندار" نے متفقہ طور پر کیا تھا۔ جو پہلے پیش کیا جا چکا ہے۔ اسی سلسلہ میں امید ہے۔ معاصر انقلاب کا حسب ذیل مضمون دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔ جس میں احسان اور زمیندار کے متعلق بعض نہایت دلچسپ باتیں بیان کی گئی ہیں۔

ہم نے "احسان" کے متعلق لکھا تھا۔ کہ وہ احرار اسلام کی تمام ایسی اطلاعات جو مصیبت زدگان کوئٹہ کی امداد کے سلسلے میں موصول ہوتی ہیں۔ بلا کم وکاست درج کر دیتا ہے۔ لیکن پیسے لے کر

اس کے جواب میں معاصر "احسان" نے ایک افتتاحیہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے "لیکن پیسے لے کر" اس میں اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ احرار کیمپ کے متعلق جو "بلیٹین" احسان کے عنوان سے شائع ہوتا ہے۔ اسے خود احرار ہی مرتب کرتے ہیں اور خود ہی اس کے مصارف ادا کرتے ہیں اس اعتراف کے لئے ہم پھر "احسان" کو شاباش دیتے ہیں۔

آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو

سچ یہ ہے۔ کہ ہمیں معاصر محترم اور مجلس احرار دونو کا کاروباری رویہ دل سے پسند ہے۔

اگر اسلامی اخبارات احرار اسلام کی مذکورہ بالا اطلاعات بلا معاوضہ شائع کرنے پر آمادہ ہو جاتے۔ تو ان بیچاروں کو اپنا بلیٹین نکالنے اور اس پر وہ روپیہ صرف کرنے کی ضرورت کیوں پڑتی جو کوئٹہ کے زخمیوں پر صرف ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن یہ تو دنیا کی کاروباری دنیا ہے۔ یہاں ہر چیز قیمتاً ملتی ہے۔

"احسان" نے اپنے افتتاحیہ میں زرگیری و زرطلبی کے متعلق بعض معنی خیز فقرے لکھے ہیں۔ جہاں تک ہم نے غور کیا۔ ان کا اطلاق ہم پر تو ہوتا نہیں۔ لہذا ہمیں جواب دینے کی بھی ضرورت نہیں۔ "احسان" کا تیار کیا ہوا پیرہن جس بغلول کے قامت احوال پر راست آئیگا وہ خود ہی آئینہ دیکھ کر اپنی حقیقت کا معائنہ کرے گا۔

"زمیندار" کے "فکاہات نویس" ہمارے اس فقرے پر بہت "کلا بتون" ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد احرار نے قادیانیوں کے خلاف تحریک شروع کر دی۔ چونکہ ہمارے نزدیک اس قسم کی تحریکوں سے مسلمانوں کی سیاسی قوت کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے ہم اس تحریک میں احرار کے ہم نوا نہ ہو سکے۔

ہمارے اس فقرے سے "فکاہات" صاحب نے خدا جانے کس عمل تحلیل "کیمیائی" کے ماتحت یہ استخراج فرما لیا۔ کہ ہم نے قادیانیوں کو مسلمان کہہ دیا۔ اور اس بنا پر کوئی دو کالم گھسیٹ ڈالے۔ ہم صاف کہے دیتے ہیں۔ کہ ہر وہ شخص جو اللہ کو۔ اس کے رسولوں کو۔ کتابوں اور فرشتوں کو۔ جزا و سزا۔ حشر و نشر کو مانتا ہے۔ ہمارے نزدیک مسلمان ہے۔ اگر قادیانی ان عقائد کے پابند ہیں۔ تو ہمارے نزدیک مسلمان ہیں۔ اگر نہیں ہیں۔ تو کافر ہیں۔

باقی رہا۔ علمائے اسلام کے فتاوی مقدسہ کا معاملہ۔ تو اس کو نہ چھیڑیئے یہ بہت نازک معاملہ ہے۔ جن بے شمار علماء کرام نے محض ابن سعود کی حمایت کی بنا پر مولانا ظفر علی خاں کے خلاف کفر کا فتوٰی جڑ دیا تھا۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا تھا۔ کہ مولانا کا کفر اس قدر صریح و صحیح ہے۔ کہ ان کا نکاح بھی ٹوٹ چکا ہے۔ ان علماء کرام کے فتوائے تکفیر کا کیا اعتبار؟ سوال یہ ہیں

(۱) آیا مولانا ظفر علی خان اور "زمیندار" اب تک سلطان ابن سعود کے حامی اور قبہ شکن کے مؤید ہیں۔

(۲) حضرات علماء کرام نے مولانا ظفر علی خان کے خلاف جو فتوٰی تکفیر صادر فرمایا تھا۔ آیا وہ واپس لے لیا گیا ہے۔ یا بدستور قائم ہے؟

(۳) جن علماء کرام نے مولانا کی تکفیر کی تھی۔ انہی علماء نے قادیانیوں کی تکفیر کی ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ دونوں فتووں میں سے کون صحیح اور کون غلط ہے۔ اور کیوں؟

"مسلمانوں کی سیاسی قوت کو نقصان پہنچنے" کا مطلب بالکل واضح تھا۔ قادیانی کافر ہی سہی۔ لیکن عرف عام میں غیر مسلموں کے نزدیک سرکاری سیاسی تحریروں میں وہ لوگوں کی فہرستوں میں تو بہرحال مسلمانوں ہی میں شمار ہوتے ہیں۔ اگر وہ الگ کر دیئے گئے۔ تو بہرحال مسلمانوں ہی کی تعداد میں کمی پیدا ہو گی۔ ڈیڑھ کروڑ میں سے چھپن ہزار الگ کر دیئے جائیں۔ تو مسلمانوں کی سیاسی قوت میں تخفیف ہی ہو گی۔ اضافہ تو ہونے سے رہا۔ لیکن جب ہم اس مسئلہ پر آغاز ہی سے خاموش ہیں۔ تو "زمیندار" کو ہماری خاموشی پر کیا اعتراض ہے۔ آپس میں لڑنے بھڑنے سے کچھ حاصل نہیں۔ اس ناگوار بحث کو یہیں بند کر دیا جائے۔ تو بہتر ہو گا۔ ہم "تکفیریات" کے حریف نہیں ہیں۔

رہا احرار اسلام اور "زمیندار" کے تعلق کا مسئلہ۔ تو "فکاہات" صاحب کو دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی جرأت نہ کرنی چاہیئے۔ اعتراض صرف یہ تھا۔ کہ احرار نے جو کوئٹہ کیمپ قائم کیا۔ اس کی خبریں "زمیندار" نے شائع نہیں کیں اگر اس کیمپ کے متعلق کچھ تفصیلات شائع ہوئی ہوں۔ تو کیا ادارہ "زمیندار" ازراہ کرم ان پر نشان لگا کر ہمارے پاس بھیج دیگا۔ تاکہ ہم "انقلاب" کی اشاعت آئندہ میں اپنے اعتراض کی تردید کر کے زمیندار سے معافی [illegible]

صدر احرار کی زبان بندی

اور

سکھر سے اخراج

شکارپور میں ایک زبردست کانفرنس کا اعلان احراریوں کی طرف سے عرصہ سے کیا جا رہا تھا۔ اور ۲۳ جون کو احراری لیڈروں نے شکارپور پہنچنا تھا۔ لیکن بعض کو تو قبل از روانگی ہی گورنمنٹ نے شکارپور جانے سے روک دیا۔ اور مولوی حبیب الرحمن صاحب کو جب کہ وہ سکھر سٹیشن پر پہنچ چکے تھے۔ گاڑی سے اتار لیا گیا اور کلکٹر سکھر کی طرف سے زیر دفعہ ۱۴۴ الف حکم دیا گیا کہ تم شکارپور نہیں جا سکتے اور نہ تقریر کر سکتے ہو۔ مولوی صاحب سکھر شہر میں داخل ہوئے اور ایک مسجد میں ۲۳ جون کا دن بسر کیا۔ یہاں کے احراریوں کو انہوں نے جلسہ کرنے کی تحریک کی۔ اور خفیہ طور پر جلسے کی تیاریاں مکمل بھی ہو گئیں۔ مگر باوجود انتہائی احتیاط کے جلسہ کے متعلق مقامی پولیس کو پتہ لگ گیا۔ اور تقریر شروع ہونے سے پیشتر مولوی صاحب کو کلکٹر کی طرف سے نوٹس ملا کہ آپ سات دن تک نہ سکھر میں ٹھہر سکتے ہیں۔ اور نہ تقریر کر سکتے ہیں۔ ساتھ ہی مولوی صاحب کو فوراً سکھر سے نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ ۲۴ جون کی صبح سے پیشتر ہی مولوی صاحب روانہ ہو گئے۔ سنا گیا ہے کہ سکھر میں پہنچ کر صدر احرار نے نہایت متکبرانہ لہجہ میں ڈھینگ ماری تھی۔ کہ آج سکھر سے احمدیوں کا قلع قمع کر دوں گا۔ مگر نوٹس ملنے پر ان کے چہرے کا جن لوگوں نے دیدار کیا۔ وہی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ان کی کیا حالت تھی۔ سنا گیا ہے۔ مولوی صاحب نے لوگوں سے کہا۔ میں نوٹس کی پرواہ نہ کرتا اور سول نافرمانی کر کے تقریر کرنے سے باز نہ آتا۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ میں پچاس ہزار مسلمانوں کا نمائندہ ہوں۔ اگر میں سول نافرمانی کردوں تو وہ سب میری پیروی کرتے ہوئے تکالیف اٹھائیں گے۔ اس لئے کوئی اور قدم اٹھانے

سے پیشتر میں نے ان لوگوں سے مشورہ کرنا ضروری سمجھا۔ اور ان سے بذریعہ فون پوچھا ہے۔ وہاں سے پروگرام آنے پر میں کوئی قدم اٹھاؤں گا۔ حالانکہ مولوی صاحب نے اس قسم کا کوئی فون نہ کیا تھا۔ یہ صرف پبلک کو دھوکا دینے کے لئے کیا گیا۔ فون میں صرف یہ کہا تھا۔ کہ مجھے شکارپور جانے سے روک لیا گیا ہے۔ آج میں سکھر میں ہوں کل بہاولپور پہنچوں گا۔

مولوی صاحب نے اور بھی چند ایسی ہی غلط بیانیاں کی ہیں۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے پاس آکر بعض واقف حال معززین نے مولوی صاحب کی اس کذب بیانی پر نفرت کا اظہار کیا ہے۔ خاکسار محمد حسین خان از سکھر

سیالکوٹ میں ڈاکخانہ کے ایک کلرک کی فتنہ انگیزی

جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے ۲۱ جون کو شہر میں منادی کرائی۔ کہ باغ مہنہ کے قریب مغرب کی نماز کے بعد ایک عام جلسہ ہوگا۔ چند مفسدہ پرداز احراریوں نے محض فتنہ وفساد کی نیت سے متعینہ جگہ پر سٹیج لگا دیا اور ایک احراری ملا کو بلا لائے جس نے احمدیت کے متعلق دل آزار گندہ دہانی شروع کردی۔ ایک شخص مسمی غلام احمد کلرک محکمہ ڈاک خانہ شہر سیالکوٹ نے احراری ملا کی تقریر کے بعد اسی سٹیج پر اشتعال انگیز اور فریقین میں نفرت اور دشمنی کا جذبہ پیدا کرنے والی تقریر کی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں سخت توہین آمیز الفاظ استعمال کئے۔ جس کے نتیجہ میں احمدیوں پر اینٹیں برسائی گئیں۔ حتیٰ کہ پولیس کو بھی دخل دینے کی ضرورت پیش آگئی۔

سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ ڈاک خانہ نے اپنے ملازمین کو یہ اجازت دے رکھی ہے۔ کہ وہ پبلک سٹیج پر کسی مذہب کے رہنما کے متعلق بدزبانی کریں۔ اور ملک معظم کی رعایا کے مختلف فرقوں میں منافرت اور دشمنی کے جذبات پیدا کریں۔ کلرک مذکور نے متعدد دفعہ شہر کے امن میں خلل اندازی کی ہے۔ اور گمنام اور انسانیت سوز اشتہار لکھنا اور شرفاء کی پگڑی اچھالنا تو اس کا عام شغل ہے۔ اس کلرک پر شہر میں اس کی بدعنوانیوں اور مختلف اشتہارات کی اشاعت کی وجہ سے مقدمات چلے اور اس نے بعد میں معافی مانگ کر جان بچائی۔ کیا افسران محکمہ ڈاک خانہ اس کے متعلق کوئی کارروائی نہ کریں گے۔

(نامہ نگار)

احمدیوں کے قتل کی تلقین کے خلاف قرار دادیں

۲۷ جون نیشنل لیگ اٹھوال ضلع گورداسپور کا جلسہ زیر صدارت چوہدری حسین بخش صاحب صدر لیگ منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قراردادیں پیش ہوکر منظور ہوئیں۔

۱۔ موضع ورکہ کے جلسہ منعقدہ ۲۱-۲۲-۲۳ جون ۱۹۳۶ء میں جو اشتعال انگیز تقاریر غلام محمد شوخ بٹالوی اور عبدالغفار غزنوی نے جماعت احمدیہ کے خلاف کیں امید ہے۔ کہ حکام ضلع کی خدمت میں ان کی صحیح رپورٹیں پہنچ چکی ہوں گی۔ چونکہ اس جلسہ میں احمدیوں کے قتل کرنے کی کھلم کھلا تلقین کی گئی ہے۔ اس لئے لیگ ہذا کا یہ اجلاس ان کی دل آزار اور امن عامہ کو برباد کرنے والی تقاریر کے خلاف سخت نفرت کا اظہار کرتے ہوئے حکام کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ جلد از جلد اس جلسہ کے ناظم اور مقررین کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ ورنہ نہ صرف احمدیوں کے لئے بہت بڑے خطرات کا پیدا ہونا یقینی ہے۔ بلکہ حکومت کے لئے بھی مشکلات کا موجب ہوگا۔

۲۔ فیصلہ ہوا۔ کہ اس کارروائی کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور۔ جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس گورداسپور اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں۔

سکرٹری نیشنل لیگ اٹھوال ضلع گورداسپور

ابو العطا مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کیلئے درخواست دعا

آج (۲۸ جون) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو حیفا سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مبلغ اسلام ابو العطا مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اپنے اس مجاہد بھائی کی صحت و عافیت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

درخواست دعا

میرا خالہ زاد بھائی کئی ماہ سے بیمار ہے۔ تمام بھائی بہنوں سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ سعیدہ بیگم احمدی دختر حافظ سید عبد الحمید احمدی کمرشیل ہاؤس منصوری

وصیت میں اضافہ

عبد الجلیل خان صاحب پوسٹل کلرک سکنہ کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور کی پہلی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی تھی۔ اب انہوں نے مئی ۱۹۳۵ء سے ۱/۸ حصہ کی کمی کردی ہے۔ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس ایثار کو قبول فرمائے

سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان

چندہ شرط اول اور موصی اصحاب

بعض احباب نے وصیتیں ایک عرصہ سے کی ہوئی ہیں۔ مگر چندہ شرط اول اور اعلان وصیت تاحال ادا نہیں کیا۔ ان کی خدمت میں فرداً فرداً تین بار چٹھیوں کے ذریعہ ادائیگی کے لئے توجہ دلائی جاچکی ہے۔ مگر ابھی تک کما حقہ انہوں نے توجہ نہیں کی۔ لہذا التماس ہے کہ وہ براہ مہربانی چندہ شرط اول اور اعلان وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے اپنا سرٹیفکیٹ وصیت حاصل کریں۔ اور جو عہد انہوں نے وصیت کے بارہ میں خدا سے کیا ہوا ہے اس کو پورا کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس اعلان کے ایک ماہ بعد جنہوں نے ایک سال سے زائد عرصہ سے وصیت کی ہوئی ہے مگر چندہ شرط اول اور اعلان وصیت داخل نہیں کیا۔ انکے نام اخبار میں شائع کرکے ان کی وصیتیں داخل دفتر کردی جائیں گی۔

سکرٹری [illegible] بہشتی [illegible] قادیان

کوائف سیالکوٹ

مولوی ابراہیم صاحب اور احراری

۲۵ جون کی شام کو احرار کا ایک جلسہ تھا۔ اعلان کیا گیا۔ کہ مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی اور مولوی غزنوی [illegible] گجراتی کا لیکچر ہوگا۔ جب جلسہ کا وقت آیا اور مولوی ابراہیم صاحب نے تشریف لاکر ایک ریزولیوشن پیش کرنا چاہا۔ تو احرار نے ان کو پیش نہ کرنے دیا۔ مولوی صاحب اپنا منہ لے کر واپس چلے گئے۔ یہ وہی مولوی صاحب ہیں۔ جن کے متعلق بخاری صاحب نے کہا تھا۔ کہ سیالکوٹ میں آپ احرار کے ذمہ دار ہوں اور کام شروع کردیں۔ مولوی صاحب کو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے احرار ہر شریف آدمی کی پگڑی اچھالتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی دور اندیش ان کا کبھی پریذیڈنٹ یا لیکچرار سیالکوٹ میں نہیں ہوا۔

معززین کی مخالفت

چند روز ہوئے۔ ملک عبد الغنی صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ سیالکوٹ اور ملک جلال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر۔ مینجر اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ کو جن کی قومی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ رام تلائی میں احراریوں نے بری طرح کوسا حالانکہ احراریوں میں سے ایک بھی شخص ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جس نے ان جیسی خدمات سرانجام دی ہوں۔ ان ہر دو نے بطور احتجاج اپنے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

اگر احراری غنڈوں کا منہ ابھی سے بند نہ کیا گیا۔ تو وہ ہر شریف انسان کی پگڑی اچھالنے کی کوشش کریں گے۔

(نامہ نگار)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

پٹنہ ۲۶ جون - یونائیٹڈ پریس کو
ہوا ہے - کہ آنریبل سید عبد العزیز
وزیر تعلیم پانچ مختلف قسم کے اعلیٰ
کا پارسل ملک معظم کو بطور تحفہ انگلستان
ے ہیں - یہ تحفہ مسٹر نائیک - الہ آباد
ئیں گے - جہاں سے ہالینڈ کے ہوائی
کے جہاز میں انگلستان بھیجے جائینگے -

الیاڑ ۲۶ جون - حاتم پور (جی آئی
ے سٹیشن) کی ایک اطلاع مظہر
کہ وہاں کے سٹیشن ماسٹر کو کسی نامعلوم
نے گولی کا نشانہ بنا دیا - پسنجر ٹرین
ہو چکی تھی - کہ یکایک بندوق چلنے کی
آئی - سٹیشن کے ملازمین آفس کی
دوڑ کر آئے - تو دیکھا - کہ سٹیشن
سٹر جو نقدی شمار کر رہا تھا - مر چکا ہے
نے فوراً ہی قاتل کو تلاش کیا -
کچھ سراغ نہ چلا - ریلوے اور ریاست
یس تفتیش کر رہی ہے -

نئی دہلی ۲۷ جون - انڈین پریس
ں پاور ز ایکٹ کے ماتحت مسٹر محمد عثمان
پبلشر روزانہ قومی گزٹ کو ایک نوٹس
ہے - جس میں ان سے ۱۱ جون کی
ت میں کوئٹہ کی صورت حالات کے
ں ایک مضمون شائع کرنے کی بناء پر
ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے

بمبئی ۲۷ جون - معلوم ہوا ہے - کہ
یڈر اس امر کی انتہائی کوشش کر رہے
کسی طرح کمیونل ایوارڈ پر عمل در
ممکن ہو جائے - گو پروگرام کی تفاصیل
ک معلوم نہیں ہو سکیں - لیکن یہ بات
ہے - کہ انہوں نے فیصلہ کر لیا ہے - کہ
انسٹی ٹیوشن سے پورا پورا فائدہ اٹھایا
تاکہ ایوارڈ کو تباہ کر کے رکھ دیا جائے
یاہتے ہیں - کہ پنجاب اور بنگال میں ہم
کا نظم و نسق چلانا ناممکن بنا دیں -
مقصد کے پیش نظر وہ زبردست
ں کر رہے ہیں - عام حلقہ ہائے انتخاب
ہندو مہاسبھا کیلئے زیادہ سے زیادہ نشستیں
ں کی جائیں گی - اور اس طرح صوبجاتی
ں میں ان کا ایک ٹھوس بلاک
ے گا - وہ ان خاص سیٹوں پر بھی
نے کی کوشش کرینگے - جن کے لئے
ہندو امیدوار کھڑے کئے جا سکتے ہیں -
اس طرح وہ اسمبلیوں میں مضبوط مخالف پارٹیاں
بنائیں گے - اور مزاحمت کی پالیسی اختیار
کریں گے -

نئی دہلی ۲۷ جون - اخبار "تیج" کی
ایک ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط کر لی گئی ہے
ضبطی ضمانت ۱۲ - اور ۱۴ جون کے پرچوں
میں شائع شدہ مضامین کی بناء پر عمل میں
لائی گئی - بیان کیا جاتا ہے - کہ ان مضامین
میں گورنمنٹ کے خلاف یہ الزام لگایا گیا
تھا - کہ کوئٹہ کے یورپین اور ہندوستانی
مصیبت زدگان میں امتیازی سلوک روا
رکھا گیا - مزید برآں کہا جاتا ہے - کہ کوئٹہ
میں غیر سرکاری ریلیف سوسائٹیوں کے داخلہ
پر پابندی کے متعلق بھی ان مضامین میں
نکتہ چینی کی گئی تھی -

دہلی ۲۷ جون - علی گڑھ کی ایک غیر
مصدقہ اطلاع مظہر ہے - کہ ایک شخص بھیم سنگھ
کو جو چھاجو پور کے پولیٹکل ڈاکہ میں سلطانی
گواہ بن گیا تھا - کسی نامعلوم شخص نے رات
کے وقت گولی مار کر ہلاک کر دیا - ڈاکہ کی
واردات ۲۹ء میں ہوئی تھی - اور اس کے
ملزمان کو سخت سزائیں دی گئی تھیں - اس
خیال سے کہ یہ قتل انقلاب پسندوں کا کام
ہے - سنسنی پھیل گئی ہے -

امرتسر ۲۷ جون - اطلاعات
مظہر ہیں - کہ امام یمن کی حکومت نے جو تحقیقاتی
کمیٹی سلطان ابن سعود پر قاتلانہ حملہ کی تحقیقات
کے لئے مقرر کی تھی - اس نے اپنی رپورٹ
مرتب کر لی ہے - اور اب یمن کے وزیر خارجہ
نے اس رپورٹ کو حکومت حجاز کے وزیر خارجہ
کے پاس بھیجدیا ہے :

امرتسر ۲۷ جون - افغانستان کی
ایک اطلاع مظہر ہے - کہ قندھار میں بجلی کے
پاور ہاؤس کی تعمیر شروع ہو گئی ہے - اور
چند ماہ کے اندر اندر ہی قندھار میں بجلی
کی بہم رسانی شروع ہو جائے گی - اس سے
نہ صرف شہر کی روشنی کا انتظام ہو سکے گا -
بلکہ قندھار کی صنعت ابریشم کو بھی فائدہ
پہنچے گا :

شملہ ۲۷ جون - برٹش بلوچستان ایجنسی
ریگولیشن جو گورنر جنرل باجلاس کونسل نے
مرتب کیا ہے - اور جس کے رُو سے ایجنٹ
گورنر جنرل بلوچستان کو خاص اختیارات
دیئے گئے ہیں - ۲۰ جون سے نافذ العمل
ہو گیا ہے -

پیکن ۲۷ جون - جاپان کے فوجی
حکام نے اعلان کیا ہے - کہ چین کی سنٹرل
گورنمنٹ نانکن نے چاچار کے واقعہ سے
پیدا شدہ جاپانیوں کے تمام مطالبات منظور
کر لئے ہیں - جن میں چین کے تین خفیہ پولیس
والوں کی گرفتاری بھی شامل ہے -

ملتان ۲۷ جون - بابو راجندر پرشاد
صدر کانگریس نے ایک ملاقات کے
دوران میں کہا - کہ میں نے زلزلہ کوئٹہ میں
دلیری اور بہادری کی کئی مثالیں سُنی ہیں -
ڈیرہ غازیخاں کے دو مزدوروں نے اپنے
۳۲ رشتہ داروں کو ملبے کے نیچے سے نکالا -
علاوہ ازیں یہ بھی کہا - کہ شکارپور اور ڈیرہ
غازیخاں کے پانچ پانچ ہزار اشخاص زلزلے
سے ہلاک ہوئے ہیں :

دہلی ۲۶ جون - ہندو مہاسبھا کی ورکنگ
کمیٹی کی میٹنگ ۱۰ جولائی کو گیا میں منعقد
ہوگی - اس میں دیگر باتوں کے علاوہ گورنمنٹ
آف انڈیا بل کی دفعہ ۲۹۹ پر بھی غور کیا
جائیگا - اس دفعہ کے ماتحت لیجسلیچر کی منظوری
سے طریق انتخاب کو تبدیل کیا جا سکتا ہے -
ورکنگ کمیٹی اس بات کا فیصلہ کرے گی -
کہ ہندوؤں کو یہ تبدیلی کہاں تک قابل قبول
ہو سکتی ہے -

مدراس ۲۶ جون - مدراس گورنمنٹ
نے لاء ڈیپارٹمنٹ میں ایک اسسٹنٹ
سیکرٹری کی آسامی منظور کی ہے - اس کا کام
یہ ہوگا - کہ صوبائی قوانین پر نظر ثانی کر کے
انہیں انڈیا بل کی دفعات کے مطابق بنائے
اس عہدہ پر تقرر کے متعلق جو چھ ماہ کے لئے
ہے - عنقریب اعلان کر دیا جائیگا -

شملہ ۲۶ جون - وائسرائے کے ز
فنڈ میں اس وقت تک ۲۰ لاکھ ۷۲ ہز
ایک سو روپیہ چھ آنے ایک پائی اور
۳۰۲ پونڈ ۸ پنس جمع ہوئے ہیں -

چدمبرم ۲۶ جون - مسٹر سرینواس
شاستری نے آج انا ملائی یونیورسٹی
عہدہ وائس چانسلرشپ کا چارج
لیا ہے - شام کو یونیورسٹی سٹاف
طرف سے ان کے اعزاز میں ٹی پارٹی
گئی :

شملہ ۲۶ جون - معلوم ہوا ہے
مسٹر ای - سی - میوریل پرائیویٹ سیکر
وائسرائے ایک ماہ کی رخصت پر جا ر
ہیں - مسٹر ای کازین سمتھ سول سرو
ریفارمز آفس شملہ بطور قائم مقام پرائیو
سکرٹری کام کرینگے -

سورت ۲۶ جون - گورنمنٹ کو ا
سال ناڑی کی دوکانوں کی نیلامی سے
لاکھ روپیہ زیادہ وصول ہوا ہے :

شملہ ۲۵ جون - جون - آل انڈیا
لیگ نے انڈیا کی دفعہ ۲۹۹ کے متع
ہند کی خدمت میں ایک وفد بھیجنے کا
کیا تھا - معلوم ہوا ہے - کہ اس کے م
مسلم لیگ کو اطلاع دی گئی ہے - کہ و
ملاقات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں - کیو
عالم نے ترمیم کو پاس کر دیا ہے -

تو شکی کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ
کا سب سے بڑا شہر مشہد طوفان با
سے تباہ ہو گیا ہے - چھ گھنٹے تک
آندھی چلتی رہی - تمام پھلدار درخت جڑ
سمیت اکھڑ گئے - جانوں کا نقصان گو کم
ہوا ہے - مگر جائداد کا نقصان ناقابل تلافی
ہے - باغات تو بالکل برباد ہو گئے ہیں -

لنڈن کا ایک پیغام مظہر ہے - کہ جرمنی جنگ
کی تیاری میں جس سرگرمی کا اظہار کر رہا ہے
اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ ۳۶ء
ایک عالمگیر جنگ کے آغاز کا باعث ہوگا -

شملہ ۲۶ جون - آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ
خانصاحب نے آج اپنی قیامگاہ پر ہز ایکسی لنسی وائ
دکونٹس آف ولنگڈن کو لنچ دیا - ہز ایکسی لنسی گو
بہار و اڑیسہ - لیڈی سفٹن - مس سفٹن مرج

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی)